ختمِ نبوت کے موضوع پر چہل حدیث

از: ڈاکٹر محمد سلطان شاہ
صدر شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور

نوٹ: اس مضمون میں صحاحِ ستہ کی تمام احادیث ''موسوعۃ الحدیث الشریف الکتب السنۃ'' مطبوعہ دارالسلام للنشی التوزیع الریاض، ۲۰۰۰، سے نقل کی گئی ہیں اوراحادیث کے نمبر زاس کے مطابق ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا اور اُن پر وحی نازل فرمائی تاکہ وہ الوہی پیغام پر عمل پیرا ہوکر اپنے امتیوں کے سامنے لائق تقلید نمونہ پیش کرسکیں۔ نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر اختیام پذیر ہوا۔ خلّاقِ عالمین نے اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر عالم کے لیے رحمت کبریا ہیں۔ اس کے علاوہ رب کریم نے حضور سیدانام ﷺ پر دین مبین کی تکمیل فرمادی اور وحی جیسی نعمت کو تمام کردیا اور اسلام جیسے عالمگیر (Universal)، ابدی (Eternal) اور متحرک (Dynamic) دین کو رہتی دُنیا تک کے لئے اپنا پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ قرآن مجید میں حضور اکرم، نبی معظم، رسول مکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان اس آیت مبارکہ میں کیا گیا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا. (سورۃ الاحزاب:۳۳-۴۰)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (بریلوی، احمد رضا خان، کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ص:۵۰۹)

یہ نص قطعی ہے ختم نبوت کے اس اعلان خداوندی کے بعد کسی شخص کو قصرِ نبوت میں نقب زنی کی سعی لاحاصل نہیں کرنی چاہیے۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مہبطِ وحی ﷺ کے بہت سے

ارشادات کتب احادیث میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ یہاں ایسی احادیث پر مبنی اربعین پیش کی جارہی ہے تاکہ منکرین ختم نبوت پر حق واضح ہوسکے اور یہ عمل اس حقیر پرتقصیر کے لئے نجاتِ اُخروی کا باعث ہو، کیونکہ محدثین کرام نے اربعین کی فضیلت میں روایات نقل فرمائی ہیں۔ حافظ ابی نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی یہ روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على اُمتي أربعين حديثا ينفعهم الله عز وجل بها، قيل له: أدخل من أي أبواب الجنة شئت.

جس شخص نے میری اُمت کو ایسی چالیس احادیث پہنچائیں جس سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو نفع دیا تو اُس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ۔ (الاصفہانی، ابی نعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، مصر: مکتبہ الخانجی بشارع عبدالعزیز ومطبعۃ السعادہ بجوار محافظہ، ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)۔۴:۱۸۹

۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ، هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ.

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بھی روایت کی ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین ﷺ، حدیث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵)

۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، بيدأ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ.

ہم سب آخر والے روزِ قیامت سب سے مقدم ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حالانکہ (پہلے والوں) کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سب کے بعد۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، حدیث: ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲)

۳- حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث: ۳۴۵۵)

۴- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملاکر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.

میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ والنازعات، حدیث: ۴۹۳۶، کتاب الطلاق، باب اللعان، حدیث: ۵۳۰۱، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ بعثت انا والساعۃ کہاتین، حدیث: ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵)

۵- امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلم، وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيْ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ.

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے زہری نے بیان کیا عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث: ۶۱۰۷)

۶- حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم، نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ لِيْ أَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْعَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ.

بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ

میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائه ﷺ، حدیث:٦١٠٦)

٧- حضرت محمد بن جبیر اپنے والد گرامی حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِیُ خَمسَةُ أَسمَآءِ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحمَدُ، وَأَنَا المَاحِی الَّذِیُ یَمُحُوا اللّٰہ بِیَ الُکُفرَ، وَأنَا الحَاشِرُ الَّذِیُ یُحشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیُ، وَأَنَا العَاقِبُ.

میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد دُنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ حدیث:٣٥٣٢، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب من بعد اسمہ احمد، حدیث:٤٨٩٦)

٨- امام مسلم نے ثقہ راویوں کے توسط سے حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُسَمِّی لَنَا نَفسَه أَسمَاءَ، فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ، وأَحُمَدُ، وَالُمُقفِّی، وَالُحَاشِرُ، وَنَبِیُّ التَّوُبَةِ، وَنَبِیُّ الرَّحُمَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائه ﷺ، حدیث:٦١٠٨)

٩- حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحُمَدُ، وَأَنَا الُمَاحِی الَّذِیُ یُمحٰی بِیَ الُکُفُرُ، وَأَنَا الُحَاشِرُ الَّذِیُ یُحشَرُ النَّاسُ علی عَقِبِیُ، وَأَنَا الُعَاقِبُ، وَالُعَاقِبُ الَّذِیُ لَیسَ بَعُدَه نَبِیٌّ.

میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کا میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائه ﷺ، حدیث:٦١٠٥)

١٠- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کَیفَ أَنتُم اِذَا نَزَلَ ابُنُ مَریَمَ فِیکُم وَاِمَامُکُم مِنکُم.

اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص

ہوگا۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد ﷺ، حدیث:۳۹۲)

۱۱- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَان فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰه.

قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:۳۵۷۱)

۱۲- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور خیرالانام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔ (صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، حدیث:۶۹۹۰)

۱۳- حضرت ابواُمامہ الباہلیؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور ختمی المرتبت ﷺ نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

أَنَا اٰخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ اٰخِرُ الْأُمَمِ.

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یأجوج ومأجوج، حدیث:۴۰۷۷، المستدرک للحاکم حدیث:۸۶۲۱)

۱۴- حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ حضور خیرالانام ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ (المستدرک للحاکم، تفسیر سورۃ الاحزاب، حدیث:۳۵۶۶، جلد:۷، ص:۴۵۳۔ مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد۴، ص:۱۲۷)

۱۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.

ہم (امت محمدیہ ﷺ) اہل دنیا میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں اور روزِ قیامت کے وہ اولین ہیں جن کا تمام مخلوقات سے پہلے حساب کتاب ہوگا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ہذہ الأمۃ

لیوم الجمعۃ، حدیث:۱۹۸۲)

۱۶- حضرت ضحاک بن نوفلؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ وَلَا اُمَّةَ بَعۡدَ اُمَّتِیۡ.

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، عن ضحاک بن رمل الجہنی، حدیث:۸۱۴۶، ج:۸، ص:۳۰۳)

۱۷- حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور ختمی المرتبت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کُنۡتَ أَوَّلَ النَّبِیّیۡنَ فِی الۡخَلۡقِ وَاٰخِرُهُمۡ فِیۡ الۡبَعۡثِ.

میں خلقت کے اعتبار سے انبیاء کرام میں پہلا ہوں اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔

(الفردوس بمأ ثور الخطاب للدیلمی، حدیث:۴۸۵۰، ۳:۲۸۲، حدیث:۱۹۰۷، ۴:۴۱۱)

۱۸- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں درود شریف کے یہ الفاظ سکھائے:

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ صَلَاتَكَ وَرَحۡمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ، وَاِمَامَ الۡمُتَّقِیۡنَ وَخَاتَمَ النَّبِیّیۡنَ، مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَرَسُوۡلِكَ اِمَامَ الۡخَیۡرِ، (وَقَائِدِ) الۡخَیۡرِ، وَرَسُوۡلِ الرَّحۡمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابۡعَثۡهُ مَقَامًا مَحۡمُوۡدًا یَغۡبِطُهٗ بِهِ الۡأَوَّلُوۡنَ وَالۡاٰخِرُوۡنَ (اسکے بعد پورا درود ابراہیمی ہے)

الٰہی اپنا درود و رحمت اور برکات رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے خاتم محمد پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول اور امام الخیر اور (قائد) الخیر اور رسول رحمت ہیں۔ الٰہی آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین و آخرین رشک کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب اقامة الصلوٰة والسنة فیہا، باب ماجاء فی التشہد، حدیث:۹۰۶)

۱۹- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

لَمَّا مَاتَ اِبۡرَاهِیۡمُ ابۡنُ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: اِنَّ لَهٗ مُرۡضِعًا فِی الۡجَنَّةِ. وَلَوۡ عَاشَ لَكَانَ صِدِّیۡقًا نَبِیًّا.

جب اللہ کے پیغمبر ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (کا انتظام) ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاة علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، حدیث:۱۵۱۱)

۲۰- امام ابن ماجہ سے مروی روایت میں حضرت ابراہیمؓ کے بارے میں ہے:

مَاتَ وَهُوَ صَغِیۡرٌ. وَلَوۡ قُضِیَ أَنۡ یَكُوۡنَ بَعۡدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ لَعَاشَ ابۡنُهٗ، وَلٰكِنۡ لَا

نَبِیَّ بَعْدَہٗ.

ابراہیمؓ کا انتقال ہوا جب وہ چھوٹے تھے۔ اگر فیصلہ (تقدیر) یہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو ان کا صاحبزادہ زندہ رہتا۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، حدیث: ۱۵۱۰)

۲۱- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ. یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُریٰ لَہٗ.

اے لوگو علاماتِ نبوت میں سے صرف رویائے صالحہ (سچا خواب) ہی باقی ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دیکھتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث: ۳۸۹۹، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب النہی عن قرأۃ القرآن فی الرکوع والسجود، حدیث: ۱۰۷۴)

۲۲- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے:

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! تَخَلَّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

نبی کریم ﷺ نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کو ساتھ نہیں لیا بلکہ گھر پر چھوڑ دیا تو انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون، موسیٰ کے ساتھ لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ، حدیث: ۶۲۱۸-۶۲۲۱)

۲۳- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

قَدْ کَانَ یَکُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ، مَحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ یَکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْھُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْھُمْ، قَالَ: ابْنُ وَھْبٍ: تَفْسِیْرُ مُحَدَّثُوْنَ، مُلْھَمُوْنَ.

تم سے پہلے پچھلی اُمتوں میں محدث تھے۔ اگر اس امت میں کوئی محدث ہوگا تو وہ عمر بن الخطاب ہیں۔ ابن وہب نے کہا محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ۔ باب من فضائل عمرؓ، حدیث: ۶۲۰۴)

۲۴- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔ (جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب قولہ ﷺ: ''لوکان نبی بعدی لکان عمر'' حدیث:۳۸۸۶)

۲۵-حضرت ام کرز الکعبیہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور ختمی المرتبت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ذَهَبَت النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

نبوت ختم ہوگئی، صرف مبشرات باقی رہ گئے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:۳۸۹۶)

۲۶-حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

فَإِنِّيْ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

بے شک میں آخر الانبیاء ہوں، اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، حدیث:۳۳۷۶)

۲۷-حضرت نعیم بن مسعودؓ راوی ہیں کہ حضور خاتم النّبیین ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی اطلاع ان الفاظ میں دی:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ.

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوجائیں جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ نبی ہے۔ (ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، حدیث:۳۷۵۶۵، ۷/۵۰۳)

۲۸-حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید انام ﷺ نے اُن سے مخاطب ہوکر کہا:

يَا أَبَا ذَرٍّ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهٗ مُحَمَّدٌ.

اے ابوذر! انبیاءِ کرام میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی، عن ابوذر، حدیث:۸۵، ۱/۳۹)

۲۹-حضرت مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ.

رسول اللہ ﷺ تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور حضرت علیؓ کو اپنی جگہ چھوڑا تو انھوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی مناسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ تبوک، حدیث:۴۴۱۶)

۳۰-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور سید انام ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

مجھے تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی۔ تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ چوتھے میرے لئے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔ پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد وموضع الصلاۃ، حدیث: ۱۱۶۷)

۳۱-حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِیَاءُهُمْ كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَّ اِنَّهٗ لَيْسَ كَائِنًا فِيْكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِيْ.

بنی اسرائیل کا نظام حکومت ان کے انبیاء کرام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (ابوبکر عبداللہ بن محمد ابی شیبہ، امام، المصنف، جلد ۱۵، ص: ۵۸۔ کراچی: ادارۃ القرآن ۱۴۰۶ھ)

۳۲-حضرت سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا:

أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ، حدیث: ۶۲۱۸)

۳۳-حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ.

اور میں نے آپ ﷺ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اثبات خاتم النبوۃ، حدیث: ۶۰۸۴)

۳۴-حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ خَزَآئِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ ا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِيْ فَأُوْحِيَ اِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا

اُلْكَذَّابِیْنَ الَّذِیْنَ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءٍ وَصَاحِبُ الْیَمَامَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اُڑادوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں۔ ایک صاحب صنعاء ہے اور دوسرا صاحب یمامہ۔ (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث:۵۹۳۶)

۳۵- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے:

فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنَسِیَّ صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَالآخَرُ مُسَیْلِمَةَ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ.

میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہوگا۔ ایک ان میں سے صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث:۵۸۱۸-۴-۲۲۷۴)

۳۶- حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوحؑ کی امت کہے گی:

وَاَنّٰی عَلِمْتَ هٰذَا یَا اَحْمَدُ وَاَنْتَ وَاُمَّتُكَ آخِرُ الْاُمَمِ.

اے احمد! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ ﷺ اور آپ کی اُمت اُمتوں میں آخری ہیں۔ (المستدرک للحاکم، باب ذکر نوح النبی، حدیث:۴۰۱۷-۲-۵۹۷)

۳۷- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا:

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کیلئے ہارونؑ تھے۔ سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس روایت کی بابت راوی کے استفسار پر حضرت سعد نے فرمایا: ''میں نے اس حدیث کو خود سُنا ہے۔'' انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سُنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ، حدیث:۶۰۹۵)

۳۸- حضرت علی المرتضیٰؓ کی روایت کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے:

بَیْنَ كَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.

حضور اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب وصف آخر من علیؓ، حدیث: ۳۶۳۸)

۳۹- حضرت عامر اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی، اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبی طالبؓ، حدیث: ۶۲۱۷۔ سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ فضل علی بن أبی طالبؓ، حدیث: ۱۲۱)

۴۰- علامہ علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں حضور اکرم ﷺ کا یہ قول رقم کیا ہے:

لا نبی بعدی ولا أمة بعدکم، فاعبدوا ربکم، أقیموا خمسکم وصوموا شهرکم، وأطیعوا ولاة أمرکم، أدخلوا جنة ربکم.

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز قائم کرو اور اپنے پورے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، (پس) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (علی المتقی الهندی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حدیث: ۴۳۶۳۸، بیروت: موسوعة الرسالة، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء ج: ۱۵، ص: ۹۴۷)

۴۱- علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں یہ حدیث نقل کی ہے:

لا نبوة بعدی الا المبشرات، الریا الصالحة. (ایضاً، حدیث ۴۱۴۲۲، ج: ۱۵، ص: ۳۷۰)

۴۲- علامہ علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الهندیؒ نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

یا ایها الناس! انه لا نبی بعدی ولا امة بعدکم، الا! فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم، وصوموا شهرکم، وصلوا ارحامکم، وادوا زکاة اموالکم طیبة بها انفسکم، واطیعوا ولاة امرکم، تدخلوا جنة ربکم.

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت ہے۔ سنو! اپنے رب کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز پڑھو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنی رشتہ داریاں جوڑو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (علی المتقی الهندی کنزل العمال فی سنن الاقوال والافعال، حدیث: ۴۳۶۳۷، بیروت: موسوعة

الرسالۃ،۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء ،ج:۱۵،ص:۹۴۷)

۴۳-حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ جب غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تو انھوں نے عرض کیا:

یا رسول اللّٰہ، اتخلفنی فی الخالفة، فی النساء والصبیان؟ فقال: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ؟ قال: بلی یا رسول اللّٰہ، قال: فادبر علی مسرعا کانی انظر إلی غبار قدمیه یسطع، وقد قال حماد: فرجع علی مسرعا.

یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں میں (یعنی) عورتوں اور بچوں میں جانشین بنا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی؟ عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ اُس (راوی) نے کہا: پس علیؓ تیزی سے مُڑے تو میں نے گویا ان کے قدموں کا غبار اُڑتے دیکھا اور حماد نے کہا: پس علی تیزی سے مُڑے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث: ۱۴۹۰، احمد محمد شاکر (شرحہ وضع فہارسہ) مصر: دارالمعارف، ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء ،ج:۳،ص:۵۰)

۴۴-امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں، امام طحاوی نے مشکل الآثار میں، علامہ جلال الدین سیوطی نے الدرالمنثور میں، علامہ علی المتقی الہندی نے کنزالعمال میں، امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضور ختمی المرتبت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے:

لا نبی بعدی ولا أمة بعدك. میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔

(زغلول، ابوطاہر محمد السعید بن بسیونی، موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف، بیروت: دارالفکر،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء ، ج:۷،ص:۲۸)

❁ ❁ ❁